سوال

(446) تحدید نسل کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تحدید نسل کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ مسئلہ دور حاضر کا بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس کے متعلق بہت سے سوال پوچھے جا رہے ہیں گزشتہ اجلاس میں مجلس ہیئت کبار علماء نے اس پر گہرا غور و فکر کیا اور وہ قرارداد جو انھوں نے اس مسئلہ پر مناسب سمجھ کر پیش کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بلاشبہ مانع حمل گولیاں استعمال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ عزوجل علانے اپنے بندوں کے لیے افزائش نسل اور تکثیر امت کے اسباب کو مشروع قرار دیا ہے اور یقیناً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا:

"محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کرو پس میں تمھاری کثرت کی وجہ سے قیامت کے دن دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ "قیامت کے دن انبیاء علیہ السلام پر (فخر کروں گا)۔"

"تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الأُمَمَ يوم القيامة وفي رواية: الأنبياء يوم القيامة"[1]

اور اس لیے بھی کہ امت کو اولاد کی کثرت کی بہت ضرورت ہے تاکہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کی راہ میں جہاد کریں اور اللہ کے حکم اور توفیق کے ساتھ دشمنوں کے مکرو فریب سے ان کی حفاظت کریں لہٰذا واجب یہ ہے کہ مانع حمل چیزوں کو ترک کیا جائے اور ان کے استعمال کی اجازت نہ طلب کی جائے الا یہ کہ کوئی انتہائی ضرورت ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے مثلاً عورت کے رحم وغیرہ میں ایسی مرض ہو جس کی وجہ سے حمل نقصان دہ ثابت ہو تو ضرورت کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں ہے ایسے ہی جب عورت کے پے درپے بچے ہوتے رہے ہوں اور اب اس کے لیے حمل تکلیف دہ ثابت ہو تو حمل کو عارضی طور پر رضاعت کی مدت میں ایک یا دو سال مؤخر کرنے کے لیے مانع حمل گولیاں استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے تاکہ اس پر آسانی ہو جائے اور وہ بچوں کو مرضی کے مطابق مناسب تربیت دے سکے مگر جب مانع حمل گولیاں نوکری کے لیے فراغت کی غرض سے یا آرام دہ زندگی گزارنے کی غرض سے یا اس جیسی دیگر غیر ضروری اغراض جو عورتوں نے اختیار کرلی ہیں کے لیے ہو تو ان کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے (ابن باز رحمة اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (3227)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 382

محدث فتویٰ